کا گوشہ گوشہ قبلۂ ظہور رہے - ان ذرّوں سے رحمتِ حق کے سوتے پھوٹتے ہیں اور ان گوشوں سے حق و صدا کے غنچے کھلے ہیں۔ وہاں کا ایک ستارہ مینارِ ہدایت ہے - اور وہاں کی ایک ایک کرن سترِ معرفت ہے وہ سرزمین تاجدارِ دوعالمؐ کی قدمبوس رہی ہے وہاں کی ہر موجِ صبا نے گیسوئے رسالتؐ کے تعطّر سے مشامِ کائنات کو معطّر و معنبر کیا ہے - ؎

خوشا وہ دور کہ دیدار عام تھا اس کا

جب خوش نصیب مسلمان اس اشرف زمانہ کے دیدارِ جمال سے شادکام ہوتے تھے۔ اس کے تکلّم سامعہ نواز سے بہرہ یاب اور اس کے ارشادِ ایمان ساز سے سعادت اندوز ہوتے تھے۔ اس ماہِ درخشاں کے جلو میں ستاروں کی طرح، اس نیرِ اعظم کے اطراف میں شعاعوں کی مانند . . . . اللہ اللہ کیا عالم ہوگا وہ بھی ـــــ وہ صدیقؓ کی تجلّی صدق، وہ فاروقؓ کا جلالِ ایمانی، وہ عثمانؓ کی حیائے کامل، وہ علیؓ کا تموّج علم و معرفت، وہ ابوذرؓ کا فقر، وہ سلمانؓ کا تقویٰ، وہ انسؓ کی شیفتگی، وہ بلالؓ کی تجلیات افروزاذانِ تکبیر۔

اے اقبال مند مسافرِ عرب! تیری چشمِ تصوّر ان تمام تجلیاتِ ماضیہ کے شہود سے مشرف یاب ہوگی تیری آغوشِ روح میں یہ تمام ایمان افروز جلوے سما جائیں گے۔ اور تو اس سرزمینِ فاران میں خود کو اسی کاروانِ حق و صداقت کا ایک راہرو محسوس کرے گا۔ کاش! خدائے رحمٰن و رحیم۔ ربِ عقدہ کشا و حاجت روا، وہ عالم الغیب و سمیع و بصیر، وہ لبِ خاموش کی بولی سننے والا، وہ دلِ ساکت کی زبان جاننے والا - ہم تشنگانِ شوق اور ہم مشتاقانِ دیدارِ حرم کی بھی تمنّائے دلی بر لائے ـــــ اور اے دیارِ حبیبؐ کے مقدس مسافر! ہمیں بھی تیری تقلید کا موقع ہاتھ آئے۔

جا! ـــــ غزالِ دشتِ شوق بن کر، موجِ ہوائے اضطراب بن کر۔ شعاعِ آفتابِ محبت بن کر ـــــ خدا تیرا حافظ و ناصر! ـــــ اور عشقِ نبیؐ تیرا خضر اور پیشوا!!

اے خوش نصیب مسافر! جب تو حج کی مقدس رسومات کو ادا کرے گا اور پھر عازمِ مدینہ ہو کر بارگاہِ رسالت میں حاضری دے گا تو اس وقت تیری زبان پر جاری ہوگا: ؎

تیری ذاتِ اقدس میں لایا ہے خادم ــــ درودوں کے تحفے، سلاموں کی ڈالی